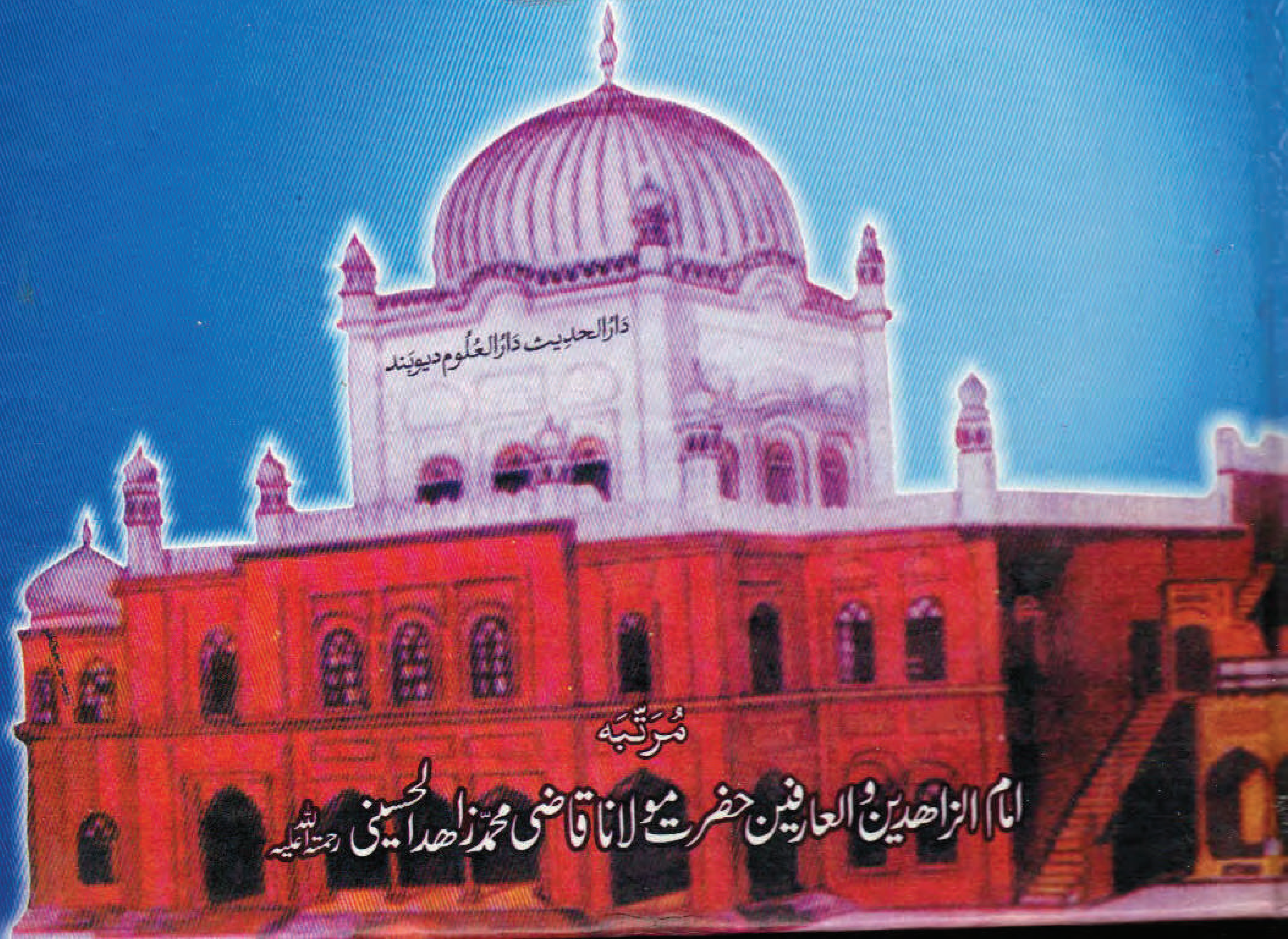
سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

چراغ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



مُرتّبہ

امام الزاھدین والعارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاھد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

از ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۷ء

حضرت مدنیؒ مراد آباد جیل سے رہا ہوکر دیوبند تشریف لائے اور پھر فوراً حسبِ معمول سلہٹ تشریف لے گئے جہاں سے شوّال میں واپس آکر اپنے دینی، علمی، رُوحانی اور سیاسی مشاغل میں حسبِ سابق مصروف ہوگئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند نے ان چند سالوں میں تعلیمی، تعمیری خوب ترقی کی اور ساتھ ہی حضرتؒ کی جمعیۃ العلماء کے پروگرام کے مطابق سیاسی سرگرمیاں بھی تیز تر ہوتی گئیں، کئی اجلاس اور جلسے ہوئے، یہاں صرف ایک جلسہ کی کاروائی درج کی جاتی ہے جس سے حضرت مدنیؒ کی سیاسی بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت کس قدر اتحادِ ممالکِ اسلامیہ اور آزادیٔ ہند کے لیے بے قرار رہتے تھے اور اسے کس قدر ضروری سمجھتے تھے:۔

"آزاد ہند فوج کے جنرل شہنواز جب انگریزی حکومت کی مجوزہ پھانسی کی سزا سے قانونی طور پر ۱۹۴۵ء کے آخر میں رہا ہوئے تو یُو،پی کے مشہور شہر مظفر نگر میں آپ کیلئے خیر مقدمی عظیم الشان جلسہ حضرت مدنیؒ کی صدارت میں منعقد ہوا، آپ نے رات کو ایک مفصل تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے، آپ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ اسلام کے بنیادی دشمن ہیں، اگر ہندوستان متحدہ رہ کر آزاد ہوگیا تو وہ خود دنیا کی طاقتوں میں صفِ اوّل پر شمار ہوگا اور اس کی دعوت پر تمام دنیا کی مسلم ریاستوں کو اکٹھا کر کے ایک متحدہ محاذ قائم کیا جاسکتا ہے جو یہود و نصاریٰ کے خلاف ایک زبردست چیلنج ہوکر دن بدن ترقی کرکے زینوں پر چڑھتا چلا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ یہود و نصاریٰ کا بنایا ہُوا پلان و پروگرام کامیاب ہوگیا اور ہندوستان کی تقسیم عمل میں آگئی تو یہود و نصاریٰ کی طاقت پروان چڑھے گی اور دُنیا کی دوسری اقوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑ بند ہوتے چلے جائیں گے، خصوصاً مسلمانوں پر ظلم وستم کی بجلیاں گرتی چلی جائیں گی اور پُرسانِ حال کوئی نہیں رہے گا، مسلمانوں کی پستی اور انحطاط کی کوئی حد نہ رہے

گی" (حیات وکارنامے ص۵۱۲)

(ف) آزادی کی تحریک جاری تھی جس میں کانگریس عدم تشدد کے فلسفہ پر کاربند تھی کہ کانگریس کے ایک رکن سوبھاش چندر بوس نے کانگریس کے اس نظریہ سے بغاوت کرکے "فارورڈ بلاک" قائم کرلیا، اور مسلح طریق کار پر انگریزی حکومت کا تختہ الٹنے کا کام شروع کردیا، انگریز نے سوبھاش کو گرفتار کرکے سخت سزائیں دیں، اٹک کے قلعہ میں بھی اسے محصور رکھا مگر سوبھاش موقع پاکر وطن سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا اور ہری پور ہزارہ کے مولانا حکیم عبدالسلام صاحب مرحوم (جو کہ جمعیۃ علماء ہند کے صف اوّل کے با اعتماد رکن تھے) کی وساطت سے دریائے سندھ کو عبور کرکے آزاد قبائل سے ہوتا ہوا بالآخر حکومت جاپان سے جاملا اور انگریزوں کی فوج میں بغاوت کی تبلیغ کرتے ہوئے کئی فوجی افسر اور سپاہی اپنے ساتھ ملاکر آزاد ہند فوج کے نام سے اپنی فوج بنالی۔ کیپٹن شہنواز ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور انگریزوں کی فوج میں ملازم تھے اور اسلامی مجاہدانہ جذبہ رکھتے تھے، وہ بھی آزاد ہند فوج میں آملے، آزاد ہند فوج کا ترانہ اردو زبان میں تھا اس کی ایک رباعی درج ذیل ہے ؎

قدم قدم بڑھائے جا — وطن کی لَو لگائے جا
وطن ہی سے ہے زندگی — وطن ہی پر لٹائے جا

سوبھاش کا نظریہ یہ تھا کہ جاپان کے ساتھ مل کر ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرالیا جائے گا مگر امریکہ کی انسانیت کش تدبیر سے، ہیروشیما پر ایٹم بم گرانے کے بعد سارے پروگرام دھرے کے دھرے رہ گئے اور انگریزوں نے ان باغیوں کو گرفتار کرکے ان پر مقدمات چلائے، شہنواز کو جو آزاد ہند فوج میں جنرل کے عہدے پر فائز تھے پھانسی کی سزا دی گئی، بعد میں قانونی چارہ جوئی سے معاف ہوگئی اور شہنواز مظفر نگر پہنچے، جنرل شہنواز نے ہندوستان ہی میں اقامت اختیار کرلی تھی اور آزادی کے بعد حکومت ہند کے نائب وزیر ریلوے بھی مقرر ہوئے۔

مکتوبات شیخ الاسلام کی جلد ۲ ص۳۰۸ پر جنرل شہنواز کی ٹانڈہ ریلوے اسٹیشن کی منظوری کی مساعی کا ذکر کیا گیا ہے، جنرل صاحب بھارت ہی میں وفات پاگئے ہیں۔ غفر اللہ لہ